غزلیں

پروفیسر راشد طرازؔ

○

یوں شبِ ظلمت کا سدّ باب ہوجاؤں گا میں
دیکھتے ہی دیکھتے مہتاب ہوجاؤں گا میں

میں محبت کو نمایاں کر رہا ہوں روح سے
ڈر یہی ہے ایک دن نایاب ہوجاؤں گا میں

یہ نوائے شوق کی تاثیر کا اظہار ہے
سازِ امکانات کا مضراب ہوجاؤں گا میں

توڑ دوں گا خارجی زنجیر کے ہر جبر کو
شہر میں پھر ضامنِ آداب ہوجاؤں گا میں

تیری یادیں ساتھ ہیں تو روز فردا ہے فزوں
کیوں ترے ہوتے ہوئے بے خواب ہوجاؤں گا میں

یہ خزاں کب تک مجھے رکھ پائے گی بے آب و سبز
جب بہاریں آئیں گی شاداب ہوجاؤں گا میں

معبد دل پر اندھیرے جب بھی چھائیں گے طرازؔ
روشنی بن کر سرِ محراب ہوجاؤں گا میں

دلاور پور، مونگیر (بہار)، موبائل: 9304861140

مرلی دھر طالبؔ (آئی پی ایس)

○

ہوا میں آج وہ خوشبو وہ تازگی نہ رہی
کوئی بھی شاخ شجر کی ہری بھری نہ رہی

کوئی تو غم ہو سلیقے کا جب خوشی نہ رہی
اگر حیات یہی ہے تو پھر رہی نہ رہی

وہ بوند تھی یا سمندر مجھے نہیں معلوم
پھر اس کے بعد مرے لب پہ تشنگی نہ رہی

نصیب چاند کا بس رات بھر چمکنا ہے
سحر نے آنکھ جو کھولی تو چاندنی نہ رہی

بدلتے وقت نے شیشے کو سنگ کر ڈالا
کہ ایک پھول سے چہرے میں سادگی نہ رہی

قدم قدم پہ جلائے تو ہیں دیے ہم نے
بلا سے اپنے مقدر میں روشنی نہ رہی

کسی بھی طور سے تسلیم یہ نہیں طالبؔ
کہ میرؔ و غالبؔ و مومنؔ کی شاعری نہ رہی

ڈپٹی کمشنر آف پولیس، کولکاتہ